سننے کو معمول بنالیا ہے، قرآن سے تعلق پیدا کیا ہے، اور پھر قرآن نے ان کی زندگی پر اثرات ڈالے ہیں۔ ٹی وی پر ڈھائی ماہ میں قرآن مجید کے تمام مضامین دلوں کو ہلا دینے والے پرزور انداز میں نظر سے گزرتے ہیں اور ذہن میں تازہ ہوتے ہیں۔ پھربار بار تذکیر ہوتی رہتی ہے۔

ایسا وقت بھی تھا کہ ہم حافظ کے ساتھ نابینا کا لفظ مستلزم سمجھتے تھے۔ معاشرے کے زیریں طبقے میں سے بچے حفظ کے لیے ملتے تھے۔ آج یہ وقت ہے کہ اعلیٰ خاندانوں کے بچے بھی، فیسیں ادا کر کے، بہترین عمارات میں پوش علاقوں میں حفظ قرآن کر رہے ہیں۔ معیاری اداروں میں داخلے کے لیے پہلے سے جگہ محفوظ کروانی پڑتی ہے۔ طالبات میں بھی رجحان پیدا ہوا ہے۔ ان کے لیے حفظ کے علیحدہ ادارے کھل رہے ہیں۔ حکومت کی طرف سے پیشہ ورانہ اداروں میں داخلے کے لیے این سی سی کی طرح حفظ کے بھی ۲ فی صد نمبروں نے حفظ کے رواج کو بڑھانے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ قرآن جب سینے میں محفوظ ہوتا ہے تو کسی بدنصیب کے سوا یقیناً زندگی بھر کے لیے زندگی کے اطوار اور رویوں کو ڈھالنے میں کردار ادا کرتا ہے۔

ایک خوش گوار بات یہ ہے کہ قرآن کی طرف توجہ کے ساتھ ساتھ اسے حسن قرأت سے پڑھنے کی طرف بھی توجہ ہوئی ہے۔ پہلے خصوصاً تراویح میں نہایت تیز رفتاری سے، جسے بالکل بغیر سمجھے، لفظ کھاتے ہوئے سنایا جاتا تھا (اپنے بچپن میں، ہم نے جن سے قرآن سنا، انھیں حافظ ریل کہا جاتا تھا)، اب عموماً قرآن اطمینان سے اور ترتیل سے پڑھا جاتا ہے۔ کئی جگہ مفہوم سنانے کا اہتمام بھی ہوتا ہے۔ اخبارات روزانہ تراویح میں سنائے جانے والے حصے کا خلاصہ شائع کرتے ہیں۔ تعلیمی اداروں میں حسن قرأت کے مقابلے اہتمام سے ہوتے ہیں۔ سرکاری اور نجی سطح پر قومی اور بین الاقوامی مقابلے ہوتے ہیں جہاں عمرہ کے ٹکٹ اور ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے انعام میں ملتے ہیں۔ ان سب امور نے عمومی طور پر قرآن کی بہتر ادائیگی کی طرف اور اس کے مفہوم کو سمجھنے کا رجحان مضبوط کیا ہے۔

قرآن صرف پڑھنا ہی نہیں، بلکہ سمجھنا اور اس پر عمل کرنے کا ثواب و برکت اور نجات کا ذکر تو ہمیشہ رہا ہے، لیکن گذشتہ دور میں، دین کے اجتماعی زندگی میں راہنما ہونے کے شعور کے نتیجے میں قرآن کو ترجمے سے پڑھنے اور سمجھنے کی ایک عام تحریک مشاہدہ کی جاسکتی ہے۔ اس کا ایک پہلو یہ ہے کہ عربی، بلکہ قرآنی عربی کی مختلف کتابیں اور کورس سامنے آئے ہیں جو مختلف ماہرین اپنے اپنے شہروں میں پڑھاتے ہیں۔ بڑے شہروں میں ہی نہیں، قصبات میں بھی ایسے متعدد ادارے قائم ہو چکے ہیں جو قرآن کی تدریس اور اس کا شعور بیدار کرنے میں سرگرم عمل ہیں۔ قرآن کے معانی اور تفسیر کے حوالے سے بیش قیمت کتب شائع ہوئی ہیں۔ سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی تفہیم القرآن، جو اس دور کے لیے ایک بے نظیر تفسیر ہے، کی طلب و

مقبولیت اتنی ہے کہ ناشرین سال کے بیشتر حصے میں آؤٹ آف اسٹاک رہتے ہیں۔

قرآن کی طرف یہ رجحان گذشتہ چند برسوں میں واضح ہو کر سامنے آیا ہے اور مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین میں بھی تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ قرآن فہمی کے حلقے جابجا کھل رہے ہیں جن میں لوگ جوق در جوق حصہ لیتے ہیں۔ قرآن فہمی کے حلقوں کا یہ سلسلہ ملک گیر سطح پر بہ تدریج پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ یہ حلقے روایتی درس کے حلقوں سے ذرا ہٹ کر ہیں۔ شرکاے کلاس باقاعدہ طالب علموں کے سے انداز میں شریک ہوتے ہیں‘ محض سامع کی حیثیت سے نہیں۔ بہ تدریج ان کا ذوق بڑھتا چلا جاتا ہے۔ ایک طرف عربی زبان کی تدریس روایتی طریقوں سے ہٹتے ہوئے جدید اور عام فہم انداز میں کی جاتی ہے جس سے شرکا کو قرآن کے ترجمے کی محتاجی سے نجات مل جاتی ہے اور دوسری طرف قرآن کا فہم بھی حاصل ہوتا ہے۔

قرآن مجید اپنے سننے والوں پر سحرطاری کر دیتا تھا جس سے بچنے کے لیے کفار و مشرکین اپنے کانوں میں انگلیاں اور روئی ٹھونس لیتے تھے‘ پتھردلوں کو موم کر دیتا تھا‘ سننے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے اور بے ساختہ آنکھوں سے آنسو بہہ نکلتے تھے۔ یہ قرآن کی لذت ہی تھی کہ ایک ہی آیت پڑھتے پڑھتے لوگ حالت قیام میں پوری پوری رات بسر کر دیتے تھے اور پاؤں اور پنڈلیاں سوج جاتی تھیں لیکن دل تھا کہ سیر نہ ہوتا تھا۔ قرآن کی یہ تاثیر کل بھی تھی اور آج بھی ہے۔ قرآن فہمی کے ان حلقوں میں قرآن کی اس تاثیر کے اثرات و مشاہدات بھی دیکھنے میں آتے ہیں۔

ملک و ملت کے سب بہی خواہ اپنے اپنے انداز سے‘ اپنے اپنے دائروں میں قرآن کا شعور بیدار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ قرآن کا فہم عام ہوگا تو عقائد درست ہوں گے‘ مشرکانہ رسومات اور اوہام و خرافات سے چھٹکارا ملے گا‘ فروعی مسائل سے توجہ ہٹے گی‘ عقیدہ آخرت پر ایمان تازہ ہوگا‘ حقیقی جواب دہی کا احساس بیدار ہوگا‘ کرپشن اور خیانت ختم ہوں گے‘ معاشرے میں اعلیٰ اخلاق کا چلن ہوگا۔ اگر قرآن کی طرف سب کا رجوع ہو تو اسی کلمہ پر قوم کا اتحاد بھی ہوگا۔

اس طرح کے سب اداروں اور ان کی سرگرمیوں کی تفصیل کا بیان نہ ممکن ہے اور نہ پیش نظر ہے۔ قرطبہ میں جماعت اسلامی کے پہلے اجتماع عام کے حوالے سے‘ جسے پیغام قرآن و سنت کا عنوان دیا گیا ہے‘ جماعت اسلامی کے زیراثر جو سرگرمیاں جاری ہیں‘ یہاں ان میں سے چند کا تعارف پیش کیا جا رہا ہے تاکہ اندازہ ہو سکے کہ تھوڑی بہت کوششوں کو بھی عوام الناس کی طرف سے حیرت انگیز مقبولیت مل رہی ہے۔

فہم قرآن و سنت کورس: قرآن و سنت کی طرف دعوت پہلے روز سے جماعت اسلامی کی بنیادی دعوت ہے۔ قرآن کا فہم مسلمانوں کو فرقہ اور مسلک کے تعصب سے بلند کر دیتا ہے اور انھیں ایمان کی حقیقی لذت سے آشنا کرتا ہے۔ قرآن کی پیاس ہر انسان کے دل میں موجود ہے‘ صرف دل پر دستک دینے کی

ضرورت ہے۔ اس سال باقاعدہ منصوبے کے تحت ۱۳ چھوٹے بڑے شہروں میں شعبہ فہم دین کے تحت فہم قرآن و سنت کے ۱۰ روزہ پروگرام منعقد کیے گئے تو اس حقیقت کا سب نے مشاہدہ کیا۔ عوام الناس کے رجوع نے منتظمین کو حیران کر دیا۔ رب کے پیغام کی کشش تھی کہ لوگ کشاں کشاں آئے اور اگلے روز دوسروں کو بھی لے کر آئے۔ ۱۰ دنوں میں حاضری اوسطاً ۸ گنا بڑھی۔ بہاولپور میں پہلے روز ۹۰۰ افراد (مرد و خواتین) شریک تھے اور آخری روز ۸ ہزار۔ ڈیرہ غازی خان جیسے علاقے میں ۳۰۰ افراد سے شروع ہونے والے پروگرام میں آخری روز ۶ ہزار افراد شریک ہوئے۔ کہروڑپکا میں ۲۵۰ پہلے روز تھے اور دسویں روز ۷ ہزار۔ پورے قصبے میں ایک چہل پہل تھی۔ شرکا چاہتے تھے کہ اگلا پروگرام جلد سے جلد ہو۔ اس مثبت رجحان پر اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ ۱۳ مقامات پر ۵ ہزار کی حاضری ۴۰ ہزار پر ختم ہوئی۔ اس سلسلے کو منظم کر کے ملک کے کونے کونے میں پھیلایا جائے تو قرآن کی طرف یہ رجوع زندگی میں وہ تبدیلی لائے گا جو معاشرے میں انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوگی، ان شاء اللہ!

معمول کے پروگرام کے تحت بھی درس قرآن کے پروگرام ہوتے ہیں۔ اس وقت ۸ ہزار مراکز درس قرآن کام کر رہے ہیں۔

رجوع الی القرآن کی تحریک خواتین میں، خصوصاً تعلیم یافتہ برسرروزگار اور گھریلو خواتین میں قبولیت حاصل کر رہی ہے۔ قرآن کے لیے کام کرنے والے سب ہی افراد اور ادارے اس پہلو سے آگاہ ہیں۔ خواتین کا مذہبی رجحان اور قرآن سے تعلق نسبتاً زیادہ ہے، اب معنی و مطلب سمجھنے کی وجہ سے صحیح عقائد، دین کا درست تصور اور عملی زندگی کے لیے رہنمائی براہ راست حاصل کر رہی ہیں۔ رمضان المبارک میں ۱۵، ۱۵، ۲۰، ۲۰ خواتین کے گروپ اپنے اپنے محلوں میں روزانہ ۲، ۳ گھنٹے صرف کر کے کر مکمل قرآن کا باترجمہ مطالعہ کرتی ہیں۔ کراچی میں یہ سلسلہ چند سال قبل شروع ہوا اور ہر سال اضافہ ہو رہا ہے۔ اب ملک کے دوسرے حصوں میں بھی خواتین کا نظم اسے منظم کر رہا ہے۔ ۳ ہزار سے زائد مقامات پر اس طرح مکمل قرآن کا مطالعہ کیا گیا۔ سب نے ترجمہ قرآن مجید از سید مودودی بھی حاصل کیا۔ مختلف آبادیوں میں ناظرہ قرآن پڑھانے کے مراکز سے ۶۷ ہزار خواتین نے استفادہ کیا۔ فہم قرآن کے ۹۰۰ مراکز میں ۴۲ ہزار خواتین نے قرآن کا مطالعہ کیا۔ جو درس شمار کیے جا سکے ہیں وہ ۵۵ ہزار کے قریب ہیں۔

کراچی میں کے ڈی اے اسکیم نمبر ا میں قرآن ایجوکیشنل ٹرسٹ کے زیراہتمام قرآن انسٹی ٹیوٹ قائم کیا گیا ہے جس کی مکمل ذمہ داری خواتین کے سپرد ہے۔ اسی سال آغاز ہوا ہے اور سہ ماہی، شش ماہی اور دو سالہ کورس میں ۱۰۰ سے زائد خواتین قرآن کا علم ایک نصاب کے تحت حاصل کر رہی ہیں۔ ادارے کے پیش نظر مختلف دورانیے کے شام کے مختلف کورس شروع کرنا بھی ہے۔ امید ہے کہ جلد ہی یہ ادارہ قرآن

کے حوالے سے کراچی میں خواتین کی سرگرمی کا اہم مرکز بن جائے گا۔

تحریک محنت پاکستان ایک ملک گیر تنظیم ہے جو بلاامتیاز مسلک یا مکتب فکر، ملک بھر میں ملازمین کی سطح پر دعوت و تربیت اور فہم قرآن کے لیے کام کر رہی ہے۔ ملتان میں دعوت بالقرآن کے حوالے سے ایک منصوبے کے تحت فہم القرآن اکیڈمی کا آغاز کیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لیے ۱۶ مرلے زمین حاصل کر لی گئی ہے۔ ابتدائی مرحلے میں ایک وسیع ہال اور مکتبہ کی تعمیر ہو چکی ہے۔ فہم القرآن کلاس کا باقاعدہ اجرا ہو چکا ہے۔ اس کورس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہر باشعور مسلمان کو اس حقیقت کا ادراک حاصل ہو جائے کہ وہ اپنی زندگی کو قرآن کے سائے میں کس طرح ڈھالے۔ فہم القرآن اور فہم دین کے لیے بصیرت افروز لیکچرز اور عربی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کا ایک مقصد مدرسین کی تیاری بھی ہے جو قرآن کے پیغام کو عام کرنے میں بنیادی کردار ادا کر سکیں۔ نصاب کی تیاری اور تدریس کا فریضہ اعلیٰ تعلیم یافتہ تجربہ کار پروفیسر صاحبان اور ماہرین کے تعاون سے جاری ہے۔ تقریباً ۱۵ ماہ سے قرآن کی کلاسیں باقاعدگی سے جاری ہیں۔ اب تک ۳۰۰ سے زیادہ افراد اس سے مستفید ہو چکے ہیں۔ آڈیو ویڈیو کیسٹ اور پروجیکٹر سے بھی استفادہ کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ یہ مجوزہ اکیڈمی جب پایہ تکمیل کو پہنچے گی تو ملتان اور قرب و جوار کے علاقوں میں فہم قرآن اور فہم دین کو احسن انداز میں جدید خطوط پر انجام دینے والا ایک اسلامی مرکز ثابت ہو گی۔

اسلامی جمعیت طلبہ گذشتہ نصف صدی سے تعلیمی اداروں میں دعوت دین کے لیے سرگرم عمل ہے۔ اپنی آواز پر لبیک کہنے والے طلبہ کو تربیت کے ایک عمل سے گزارتی ہے تاکہ یہ طلبہ پاکستان کے ایسے باشعور شہری بنیں جو دین کے تقاضوں سے نہ صرف واقف ہوں، بلکہ ان کی زندگیاں اس کی آئینہ دار ہوں۔

جمعیت کے نصابات، اور تربیتی پروگراموں میں تعلق بالقرآن کو ہمیشہ خصوصی مقام حاصل رہا ہے۔ سیشن ۲۰۰۰-۲۰۰۱ء کو اس نے دعوت کا سال قرار دیا ہے اور ۱۰ لاکھ طلبہ کو جمعیت کی دعوت سے متعارف کرانے کا ہدف طے کیا ہے۔ یہ دعوت درحقیقت قرآن و سنت کی دعوت ہے۔ اس لیے ایسی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں کہ جمعیت سے وابستہ افراد قرآن کو قرآن کی زبان میں سمجھیں اور اس کے پیغام کو عام کریں۔ ایک ماہر کی رائے میں قرآنی عربی کی ۴۰ گھنٹے کی تدریس سے ایک طالب میں یہ صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ خود قرآن کو براہ راست سمجھ سکے۔ گرامر پر بہت زور نہ دیا جائے اور مشق کروائی جائے۔ قرآن میں ۹۸ فی صد الفاظ اردو کے ہیں، ۱ء۵ فی صد عربی الفاظ بار بار آتے ہیں، صرف ۰.۵ فی صد ایسے ہیں جن کے لیے استاد یا ڈکشنری کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس بات کے پیش نظر جمعیت نے ماسٹر ٹرینر تیار کرنے کے لیے ایک خصوصی ۲۰ روزہ کیمپ (یکم اگست تا ۲۰ اگست ۲۰۰۰ء) کا انعقاد کیا جس میں پورے

ملک سے ذمہ داران شریک ہوئے۔ استاد نے اپنے مخصوص انداز اور طریقے کے مطابق تدریس کی جس سے طلبہ میں صلاحیت بھی پیدا ہوئی اور ساتھ ساتھ شوق بھی۔ تجوید بھی سکھائی گئی اور تدریس کی مشق بھی کروائی گئی۔ اس کورس کے لیے ایک خصوصی کتاب آیئے! قرآن سیکھیں تیار کی گئی ہے۔ اس تربیتی کیمپ کی ویڈیو بھی تیار کی گئی ہے۔ امید ہے چراغ سے چراغ جلے گا اور قرآن کا پیغام ایمان و جہاد مستقل کے معماروں تک پہنچ کر‘ ملک کی قسمت بدل دے گا۔

اسلامی جمعیت طالبات بھی اپنی دعوت پر لبیک کہنے والی اسکولوں اور کالجوں کی طالبات کی زندگی کو قرآن کے مطابق ڈھالنے کے لیے مختلف پروگرام ترتیب دیتی ہے۔ درس قرآن اور قرآن سرکل رہائشی بنیاد پر اور ہوسٹلوں میں منعقد ہوتے ہیں۔ دورہ قرآن کے ۱۰۸ پروگرام ہوئے اور ۵ ہزار سے زائد قرآن کلاسیں ہوئیں۔ حالیہ کل پاکستان اجتماع میں ۱۰۰ طالبات نے تفہیم القرآن کا مکمل سیٹ حاصل کیا۔

قرآن خالق کائنات کا اپنے بندوں کے لیے آخری براہ راست پیغام ہے۔ اس کے الفاظ کی اپنی تاثیر ہے۔ یہ سننے والوں کی زندگیاں بدل ڈالنے والا کلام ہے۔ اس کو سمجھ کر پڑھا جائے---- اس کے اولیں مخاطب اسے براہ راست سمجھتے تھے--- انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اسے اختیار کیا جائے‘ تو یہ مسلمانوں کے موجودہ معاشروں میں انقلاب لا سکتا ہے اور ان کے سب دلدر دور کر سکتا ہے۔ بے خدا معاشروں کی پیاس بجھا سکتا ہے اور ان کے مسائل کو حل کر کے زندگیوں کو سکون سے آشنا کر سکتا ہے۔ ہمارے ہر گھر میں یہ نسخہ موجود ہے‘ ہم اسے پڑھتے بھی ہیں‘ لیکن اکثر نہ اسے سمجھتے ہیں نہ اس کی اہمیت محسوس کرتے ہیں۔ فہم قرآن کی تحریکیں اسی صورت حال کو بدلنے کے لیے ہیں تاکہ قرآن زندہ اور جیتا جاگتا عملی راہنما ہو جائے۔

لیکن یہ ایک آزمایش بھی ہے۔ قرآن کا پیغام اور اس کے تقاضے قوم تک پہنچانے کی ذمہ داری ادا کر دی جائے‘ پھر بھی زندگی کے اطوار اللہ کے غضب کو دعوت دینے والے ہوں اور زبان حال سے تکذیب کی جا رہی ہو تو بالآخر مہلت ختم ہو جاتی ہے اور اللہ کی سنت پوری کر دی جاتی ہے۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔

اس رسالے میں اشتہار دینے والے اداروں یا افراد سے معاملات کی کوئی ذمہ داری ماہنامہ ترجمان القرآن کی انتظامیہ کی نہیں ہے۔ (ادارہ)

مغربی استعمار کے نئے ہتھکنڈے

پروفیسر ملک محمد حسین ٭

عصر حاضر کے مغربی استعمار کی چار نئی اصطلاحات یعنی عالم گیریت (Globalization)، مقامیت (Localization)، آزاد روی (Liberalization) اور نج کاری (Privatization) اس وقت پاکستان کے ہر پڑھے لکھے فرد کا موضوع گفتگو ہیں۔ ان اصطلاحات کی ایک خاص تاریخ، خاص پس منظر، خاص مقصد اور خاص فلسفہ ہے۔ یہ بظاہر بہت ہی بے ضرر، روشن خیال اور ترقی کی منازل طے کرنے والی اصطلاحات معلوم ہوتی ہیں۔ ہمارے ملک میں تحقیق و مطالعہ کی روایت مضبوط نہیں ہے۔ ہمارے نام نہاد دانش ور اور این جی او طرز کے قائدین مغرب کی انگریزی اصطلاحوں سے اس قدر مرعوب ہیں کہ ان کی حقیقت اور مضمرات کو سمجھے بغیر ان کی تعریف و توصیف کرنے لگتے ہیں۔ درحقیقت ان اصطلاحات کے پردے میں مغربی استعمار تیسری دنیا کے ملکوں کو بالعموم اور مسلمان ملکوں کو بالخصوص، اپنی ذیلی ریاستوں کی حیثیت میں تبدیل کرنا چاہتا ہے۔

یہ چاروں اصطلاحات دراصل چار استعماری نظام ہیں جن کے ذریعے مغربی استعمار تیسری دنیا کے معاشروں کی اندرونی اور بیرونی سیاست، ان کی معیشت اور ان کی تہذیب و معاشرت کو کنٹرول کرنا چاہتا ہے تاکہ ان معاشروں کا استحصال کر کے مغربی دنیا کے معاشی مفادات کو آگے بڑھایا جائے اور سیاسی سطح پر ان ملکوں کو بے دست و پا کر دیا جائے۔ ذیل میں ہم ایک ایک اصطلاح کے مضمرات اور اثرات کا جائزہ لیتے ہیں۔

عالم گیریت

کرۂ ارض پر مواصلاتی اور اطلاعاتی نظام میں بے پناہ ترقی کی وجہ سے دنیا کی بے کراں وسعتیں

٭ سیکرٹری جنرل، ایسوسی ایشن فار اکیڈمک کوالٹی (آفاق)، لاہور